REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۰ اخاء ۱۳۴۰ ھش | ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ اکتوبر - کل دن بھر حضور کو بخار رہا اور ٹمپریچر کم سے کم ۹۹ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۱ تک ہوجاتا رہا۔ بے چینی کی تکلیف بھی رہی۔ رات بخار تیز ہوگیا تھا لیکن نیند اچھی طرح آگئی۔ اس وقت ٹمپریچر ۹۹.۵ ہے۔

۹ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کو بخار رہا جو کم سے کم ۹۹.۴ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۰.۶ تک گیا۔ ضعف کی شکایت بھی رہی۔ شام ساڑھے سات بجے کے بعد چار دفعہ اسہال کی تکلیف بھی ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت ٹمپریچر نارمل ہوگیا ہے الحمد للہ مگر ضعف ابھی باقی ہے۔

احباب ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

یوپی میں فرقہ وارانہ فسادات کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۴ تک پہنچ گئی

بھارتی حکومت مسلمانوں کی جان و مال کے تحفظ میں ناکام ہوگئی ہے۔ (منظور قادر)

راولپنڈی ۹ اکتوبر - پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل کہا ہے کہ یوپی کے شہروں میں فرقہ وارانہ فسادات سے پاکستان کو سخت تشویش ہوئی ہے۔ آپ نے کہا جبل پور کے فسادات کے بعد جلد ہی دوبارہ فرقہ وارانہ فسادات سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ بھارتی حکومت اور لیڈر مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ کرنے میں کس حد تک قابل ہیں۔ آپ نے ذمہ دار بھارتی لیڈروں سے اپیل کی کہ انتخابی مہم کے دوران بے گناہ مسلمانوں کو جماعتی سیاست کی قربان گاہ پر بھینٹ نہ چڑھایا جائے۔

میرٹھ میں فسادات کے دوسرے روز کم از کم چار افراد ہلاک ہوئے پرسوں دو افراد ہلاک ہوئے تھے۔ کچھ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ میرٹھ کے فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد آٹھ ہے۔ کل میرٹھ میں پھر فوج طلب کر لی گئی۔ فوج اور پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ فساد برپا کرنے والوں اور املاک کو آگ لگانے والوں کو گولی مار دی جائے۔ مسلح کانسٹیبلری کی دو اور کمپنیاں میرٹھ بھیج دی گئی ہیں۔ ایک فوجی کمپنی ریزرو رکھی گئی ہے۔

غازی آباد کی خبر میں بتایا گیا ہے کہ وہاں کئی سو ہندو طالب علموں نے جلوس نکالا اور علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کرنل زیدی کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ سہارنپور میں نقص امن کے اندیشہ کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور ۱۷ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ علی گڑھ، میرٹھ اور چندوسی میں فرقہ وارانہ فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی کل تعداد ۲۴ تک پہنچ چکی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ۴۰۰ افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔

میرٹھ کی ایک اور خبر میں بتایا گیا کہ کل جب دو گھنٹے کے لئے کرفیو ہٹایا گیا۔ تو دوبارہ فسادات شروع ہوگئے۔ آگ لگانے لوٹ مار اور چھرا گھونپنے کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔

"سیم اور تھور کا مسئلہ حل کرنے میں امریکی سائنسدان مؤثر امداد دیں گے"

رپورٹ تیار کرنے میں چار مہینے لگیں گے۔ (ڈاکٹر عبد السلام)

کراچی ۹ اکتوبر۔ صدر کے سائنسی مشیر اعلیٰ ڈاکٹر عبد السلام نے امید ظاہر کی ہے کہ امریکی سائنسدان پاکستان کو درپیش تھور و سیم کے سنگین مسئلہ کے حل میں مدد دیں گے۔ آپ نے برسلز روانہ ہونے سے پیشتر ایک ملاقات میں بتایا کہ امریکی سائنسدانوں نے جنہوں نے ذاتی طور پر متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا سنگین صورت حال کا موقعہ پر جائزہ لینے کے علاوہ مٹی کے نمونے بھی جمع کئے ہیں۔

ڈاکٹر سلام نے کہا کہ امریکی سائنسدان اپنی رپورٹ پیش کرنے اور اس خطرے کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں مناسب اقدامات کے مشورے دینے کے لئے پاکستانی سائنسدانوں سے مل کر سیم و تھور کے بارے میں ریسرچ کریں گے۔ ایک سوال کے جواب میں سائنسی مشیر اعلیٰ نے بتایا کہ ممکن ہے امریکی سائنسدانوں کی رپورٹ کی تیاری میں چار ماہ لگ جائیں۔ آپ نے کہا کہ مغربی پاکستان واپڈا تھور و سیم کے مسئلہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے وہ جاری رہیں گے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے شامی وزراء مستعفی ہوگئے

قاہرہ ۹ اکتوبر۔ ریڈیو قاہرہ نے بتایا کہ حکومت متحدہ عرب جمہوریہ میں شامی وزیروں نے صدر جمال ناصر کو اپنے استعفے پیش کر دیئے۔ نشریہ میں بتایا گیا کہ مستعفی ہونے کا فیصلہ صدر ناصر کی گزشتہ جمعرات کی تقریر کے بعد کیا گیا۔ ریڈیو قاہرہ نے مزید بتایا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے عرب لیگ کے سکریٹریٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت کے دوران شام کے حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

بہار میں ۷۰۰ افراد سیلاب کی نذر ہوگئے

کلکتہ ۹ اکتوبر گزشتہ ہفتے صوبہ بہار میں سیلاب سے قریباً سات سو افراد ہلاک ہوگئے سب سے زیادہ نقصان ضلع مونگھیر کو پہنچا جہاں

۵۸ افراد ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔ اڑیسہ کو سیلاب کے علاوہ ساتھ ساتھ خشک سالی کا سامنا بھی ہے۔ دو مشہور دریاؤں میں سیلاب کے باعث پانی کناروں سے باہر نکل جانے کی وجہ سے کئی علاقے زیر آب آگئے ہیں۔ دوسرے علاقوں میں خشک سالی کا ۲۲ ... سامنا ہے۔ خیال ہے کہ دو سو گاؤں خشک سالی سے متاثر ہوئے ہیں۔ ایک اور خبر کے مطابق بہار میں گزشتہ ہفتہ کے سیلابوں سے قریباً ۱۰ لاکھ افراد متاثر ہوئے

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۹ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر ذیابیطس اور دل کے عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

تربیتی کلاس میں لیکچر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مسجد محمود میں آجکل جو تربیتی کلاس ہو رہی ہے اس میں مکرم مولوی بشارت الرحمٰن صاحب مورخہ ۹ اکتوبر کو ۸ بجے رات "مسلم نوجوانوں کے لئے بعض اہم قرآنی ہدایات" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب اس میں شرکت کر کے استفادہ فرمائیں (انچارج تربیتی کلاس)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء

اپنے مقصد پر پورا یقین کامیابی کا راز ہے

کل ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے چند حوالے پیش کئے تھے۔ جن میں حضور نے اس بات کی اہمیت واضح فرمائی ہے۔ کہ اگر انسان اپنے مقصد کے حصول کے لئے پورا زور لگا دے تو اس کی کامیابی یقینی ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک پُر حکمت بات اس طرح بیان فرمائی ہے کہ

"یہ قدرتی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کے متعلق یہ سمجھ لے کہ میں نے ہی کرنا ہے تو اس کے اندر بیداری پیدا ہو جاتی ہے"

آپ نے اس بات کے ثبوت میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آپ کو ہی مخاطب فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ کوئی دوسرا آپ کا ساتھ دے یا نہ دے۔ کام کی سرانجام دہی کی ذمہ داری آپ پر ہی پڑتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں اول آپ ہی کو اللہ تعالےٰ نے مخاطب اور ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ نکتہ قرآن کریم ہی سے لیا ہے۔ اور اس کی حکمت بیان فرمائی ہے کوئی کام اس وقت تک سرانجام نہیں پا سکتا جب تک کام کرنے والا یہ ارادہ نہ کرے کہ میں ہی نے یہ کام کرنا ہے۔ دوسرا خواہ یہ کام کرے یا نہ کرے۔ اس کی کوئی پرواہ نہیں، تم خود چل پڑو۔ اور جب تک کام سرانجام نہ پائے دم نہ لو۔

جماعت احمدیہ کے ہر ایک رکن نے اس لئے بیعت کی ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے گا۔ اس لئے ہر رکن کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ یہ خیال کرے کہ یہ کام تنہا اسی نے سرانجام دینا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ دین کا کام میں نے ہی کرنا ہے۔ اس کے بعد ان میں بیداری پیدا ہو جائے گی۔ اور ہر مشکل ان پر آسان ہوتی جائے گی۔ اور ہر عسر ان کے لئے یسر بن جائے گا۔ ان کو بے شک بعض تکالیف اور مصائب اور آلام سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ مگر وہ اس میں بھی راحت محسوس کریں گے"

اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی راہنمائی سے ہم کو کامیابی کا وہ عظیم ذریعہ بتایا ہے۔ جس کو اگر ہر احمدی اختیار کر لے۔ تو وہ اس کام میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ اور جس کے لئے اس نے بیعت اختیار کی ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ صرف بعض عقائدی اختلافات کی وجہ سے جماعت نہیں ہے بلکہ اصل چیز وہ عملی کام ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر بہت سے عقائد بھی جو اسلام سے منحرف ہو چکے تھے۔ اسلام کے مطابق درست فرمائے ہیں۔ اور عقائد کی درستگی بڑی اہم چیز ہے۔ لیکن اختلافی عقائد سے متعلق ہر وقت پڑے رہنا اور بندی کی چندی نکالنے میں معروف رہنا بجائے اس مقصد میں ممد و معاون ہونے کے جس کے لئے وہ کھڑی ہوئی ہے جماعت کے لئے سخت مضر ہے اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک شخص نماز تو پڑھتا نہیں۔ مگر ارکان نماز کی صحت کے متعلق بحث و مباحثہ میں ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ اور قعدہ و قیام اور رکوع و سجدہ کے متعلق بال کی کھال چھانٹتا رہتا ہے۔ تو ایسے شخص کو اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر وہ ان ارکان کی صحت میں کامل بھی ہو جائے۔

اسی طرح اگر کوئی آدمی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے متعلق تو علامہ بن جائے مگر تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے سے گریزاں ہو تو ایسے علم کا اس کو ہرگز کوئی فائدہ نہیں اور نہ اس مقصد کے حصول میں کوئی مدد مل سکتی ہے۔ جس کے لئے وہ کھڑا ہوا ہے چنانچہ اگر بعض دانشور بعض نظری مسائل میں زبردستی اختلافات کو ہوا نہ دیتے اور جماعت کا وقت ان اختلافات کے مباحثوں میں صرف نہ ہوتا۔ تو آج جماعت کا تبلیغی کام کئی گنا آگے بڑھا ہوا ہوتا۔ مگر ان دوستوں نے بعض فرضی اور مصنوعی اختلافات کو آتنا اچھالا کہ نہ صرف اپنا وقت ضائع کیا۔ بلکہ تمام جماعت کا وقت ان غیر ضروری گتھیوں کو سلجھانے میں صرف کر دیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "امتی نبی" کا دعوےٰ کیا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ آپ نے بعض غیر از جماعت علماء کے اعتراضات کے جواب میں اپنے دعوےٰ کی مفصل تشریح فرمادی ہوئی ہے۔ ایک انسان جس نے حقیقی کام کرنا ہو اس کے لئے یہ سادہ عقیدہ کافی ہے۔ مگر بعض دوستوں نے اس میں بندی کی چندی جو نکالنی شروع کی ہے۔ تو کہیں جا کر تھمتی ہی نہیں۔ نصف صدی سے زیادہ اس لاحاصل بحث میں ضائع کر دی ہے کہ "امتی نبی" کیا ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں جو کچھ وہ آپ کے عقیدہ میں ہوتا ہے۔ اس پر جم جاؤ اور اصل کام کئے جاؤ۔ مگر نہیں ابھی تک ورق کے ورق صفحے کے صفحے سیاہ کئے چلے جاتے ہیں۔

ایک غلطی کے ازالہ میں حضور اقدس نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ محدث غیب کی خبریں نہیں دیتا۔ اس لئے امتی نبی کو محدث نہیں کہہ سکتے۔ آپ نے پوری وضاحت کر دی ہے۔ اب اس بحث میں پڑنا کہ یہ محدث کیا ہے۔ اور وہ محدث کیا ہے محض عالمانہ تکلف ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

آپ نے ابتدا میں محدث کی تعریف میں امور غیبیہ کو بھی شامل کیا تھا۔ اس لئے آپ محدث ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے ۱۸ سال تک زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنائے رکھا۔ اس لئے متبنیٰ اسلامی قانون میں جائز ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جب اغیار نے آپ کے دعوئے مسیحیت پر اعتراض کیا۔ اور چونکہ الہامات میں آپکو بھی اللہ تعالےٰ نے "نبی" فرمایا تھا۔ آپ نے اسلامی مسلمہ اصطلاح "محدث" کی مثال دے کر اپنا موقف واضح کرنا چاہا۔ یہ آپ کا اپنا اجتہاد تھا اس لئے آپ نے محدث والی نبوت کو بھی امور غیبیہ سے موصوف سمجھا۔ لیکن ایک غلطی کے ازالہ میں آپ نے جب محدث کی تعریف سے امور غیبیہ کو منہا فرما دیا۔ تو واضح ہو گیا۔ کہ محدث کو امور غیبیہ سے حصہ نہیں ملتا اب جھگڑے کی بات ہی کیا رہی۔ کیونکہ صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ محدث سے بڑھ کر ہیں اور آپ "امتی نبی" ہیں۔ یہ بحث کہ محدثیت بھی نبوت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے "امتی نبی" اور محدث ایک ہی بات ہے فضول استدلال ہے۔

یہ ایسی غیر ضروری بحثیں ہیں جن میں جماعت کو چالیس پچاس سال سے بعض بزرگوں نے مصروف کر رکھا ہے۔ اور جماعت کا وقت ضائع کیا ہے۔ چلو ہو چکا جو ہو چکا۔ اس مضمون پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ اور تحریریں موجود ہیں۔ اب نئے نئے پینترے بدل کر اس کام کو کئے جانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

معلوم نہیں کہ اس بحث میں قوم کو مشغول رکھنے سے کہ محدث کیا ہوتا ہے۔ امتی نبی محدث ہی ہوتا ہے۔ تبلیغ اسلام کے کام میں رخنہ اندازی کرنے سے ان لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ جب آپ بھی ان کو امتی نبی مانتے ہیں۔ تو پھر لفظوں کے ہیر پھیر سے کیا بنتا ہے۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ ان بحثوں کو اب ختم کر دینا چاہیئے۔ اور تبلیغ کے حقیقی کام میں یکجہتی سے مصروف ہو جانا چاہیئے۔ یہ زمرہ بندی اسلامی اصطلاح وغیرہ الفاظ تبلیغی کام میں کوئی مدد نہیں دے سکتے۔ یہ محض دانشمندوں کی باریک بینیاں ہیں۔ ان کا عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عمل سے صرف اس عقیدے کا تعلق ہے کہ آپ "امتی نبی" تھے۔ جب ہم نے آپکو امتی نبی مان لیا۔ تو اب عمل کام کے لئے نازک خیالیاں کسی کام کی نہیں۔ اور جماعت کو ان بحثوں میں مصروف رکھنا تضیع اوقات کے سوا کچھ نہیں۔ جس طرح پہلے مسلمانوں نے فقہی موشگافیوں میں پڑ کر فریضۂ تبلیغ کو پس پشت ڈال دیا۔ اور بحثوں کی لذتوں میں گرفتار ہو کر عملی قوت کھو بیٹھے اسی طرح یہ دوست جماعت احمدیہ کو ایسی بحثوں کی لذتوں میں مبتلا کر کے اس کو بے کار کرنا چاہتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک؛

لب پہ جاں ہے لب پہ تیرا نام ہے
اب مجھے آرام ہی آرام ہے

دام صد حلقہ ہے ہر تار نگاہ
ہر نگاہ اک حلقۂ صد دام ہے

حج ہمارا ہے بگولوں کا طواف
خاکِ صحرا جامۂ احرام ہے

موت سے ڈرتا ہے اے تنویر کیا
زندگانی اک خیالِ خام ہے

تنویر

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

قومی ترقی کے لئے دوسری ضروری چیز قوّتِ ارادی ہے

جو ایمان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوتِ ارادی اور انسان کی قوتِ ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے

فرمودہ ۶ ؍جون سنہ ۱۹۴۷ بعد نمازِ مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

میں نے کل بتایا تھا کہ کسی قوم کی کامیابی کے لئے

سب سے پہلی چیز

جو ضروری ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے سامنے کوئی مقصد عالی ہو اور پھر اس مقصد عالی کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہو اور اس کے مفید ہونے پر اسے کامل یقین ہو ایسا کامل کہ کبھی اس کے متعلق قوم کے اندر یہ شبہ ہی پیدا نہ ہو کہ یہ مفید اور بابرکت نہیں ہے اور سب سے بہترین مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ انسان یا قوم اپنے پیدا کرنے والے خدا کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے جس میں غلطی کا امکان ہی نہ ہو سکتا ہو۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے

کہ جب کبھی انسان اپنے لئے خود کوئی مقصد تلاش کرتا ہے تو اس کے متعلق اس کے دل میں بسا اوقات شبہات اور وساوس پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ نہ معلوم یہ مقصد صحیح اور مفید اور بابرکت ہے یا نہیں ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے کہ شاید میں غلطی کر رہا ہوں۔ دنیا میں

بیسیوں ایسی مثالیں

ملتی ہیں کہ کئی لوگوں نے اپنے لئے ایک مقصد تلاش کیا اور کچھ عرصہ تک اس کو اپنائے رکھا لیکن یکدم ان کی حالت میں تبدیلی پیدا ہو گئی اور انہوں نے اس مقصد کو ترک کر دیا اور جب ان سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنے سامنے اتنے عرصہ تک ایک مقصد رکھا تھا اور اب تم اسے چھوڑ رہے ہو اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے کہہ دیا کہ وہ مقصد چونکہ ہمارے لئے مفید نہ تھا اس لئے اس کا چھوڑنا ہی ضروری تھا۔ بعض لوگ دیکھے گئے ہیں کہ پہلے تو وہ اپنی تمام تر توجہ تعلیم کی طرف مرکوز کر دیتے ہیں لیکن تھوڑا ہی عرصہ گزرتا ہے کہ ان کی حالت میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تعلیم کے ارادہ کو ترک کر کے بلکہ بسا اوقات اسے اپنے حالات کے لئے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے

سیاسیات میں حصّہ

لینا شروع کر دیتے ہیں اور جب ان سے پوچھا جائے کہ یہ تم نے کیا کیا کہ تعلیم کو چھوڑ کر سیاست میں آ گئے تو وہ کہتے ہیں کہ اب ہمارے لئے تعلیم کا چھوڑنا اور سیاست میں حصہ لینا ہی مفید تھا۔ لیکن جو شخص یا قوم ایک ایسا مقصد سامنے رکھے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اسے کہا ہو اور اس کو اپنی کامیابی پر کامل یقین ہو تو وہ کبھی اس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مقصد غلط ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ نے اس کے لئے وہ مقصد قرار دیا ہوگا تو وہ ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہوگا اور اگر خدا نے تو اس کو نہیں کہا بلکہ اس نے اپنے آپ ایک مقصد کو اپنا لیا ہے تو اس کے متعلق اس کے

دل میں شبہات

بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور وساوس بھی ہو سکتے ہیں یا پھر یوں کہنا چاہیئے کہ جس مقصد کو خدا کی رضا کے لئے نہیں بلکہ اپنی مرضی سے اختیار کیا گیا ہو۔ اس میں تبدیلی کا ہر وقت امکان ہو سکتا ہے پس جب ایک دفعہ انسان کسی مقصد کو یہ کہہ کر اختیار کرتا ہے کہ اس کے متعلق خدا نے مجھے حکم دیا ہے تو وہ کبھی اس کے غیر مفید ہونے کے متعلق شکوک میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی شخص پہلے تو یہ کہے کہ اس مقصد کا

خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے

اور بعد میں یہ کہنے لگ جائے کہ اس کا حکم تو خدا نے دیا ہے مگر یہ میرے لئے مفید نہیں ہے تو ایسے شخص کو ہر کوئی پاگل سمجھے گا کیونکہ اس کا یہ کہنا تو درست ہو سکتا ہے کہ میں خدا کو نہیں مانتا یا خدا نے یہ حکم مجھے نہیں دیا تھا بلکہ میں نے اپنے ارادہ سے اس مقصد کو اپنے سامنے رکھا تھا اور اب اسے چھوڑ رہا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہوئے اور کچھ عرصہ پہلے یہ کہتے ہوئے کہ اس مقصد کے لئے خدا نے مجھے حکم دیا ہے بعد میں کہہ دینا کہ یہ میرے لئے مفید نہیں ہے بالکل پاگل پن کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف کسی مقصد کو منسوب نہ کرتے ہوئے بلکہ اپنے ارادہ کی طرف منسوب کر کے اسے چھوڑ دینے والے کو غلطی خوردہ تو کہہ سکتے ہیں پاگل نہیں کہیں گے۔ لیکن جو شخص کہے کہ ہے تو یہ خدا ہی کی طرف سے لیکن یہ غلط ہے اس کو ہر کوئی پاگل سمجھے گا اور اس بات کو کوئی شخص درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ وہ خدا کی طرف سے بھی ہو اور غلط بھی ہو خدا تعالیٰ کو

کامل علیم و خبیر اور مقتدر ہستی

تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی ذات کو محیطِ کل مانتے ہوئے یہ کہنا کہ اس نے غلط بات کہدی ہے سوائے کسی پاگل اور مجنون کے اور کسی انسان کا کام نہیں پس جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے خدا نے ہمیں حکم دیا ان کے متعلق اس امر کا امکان ہی نہیں ہو سکتا کہ بعد میں وہ کہدیں کہ یہ ہے تو خدا کی طرف سے مگر ہے غلط۔ لیکن جو لوگ خود اپنے لئے کوئی مقصد تلاش کر لیتے ہیں اور اس کو خدا کی طرف منسوب نہیں کرتے اور بعد میں اسے چھوڑنا چاہیں یا بدلنا چاہیں تو وہ چھوڑ بھی سکتے ہیں اور بدل بھی سکتے ہیں ایسے لوگ تعلیم حاصل کرتے کرتے یکدم چھوڑ دیتے ہیں اور سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیتے ہیں یا پھر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص سیاسیات میں حصہ لیتے لیتے یکدم اسے چھوڑ دیتا ہے۔ جیسے

گاندھی جی کی مثال

ہمارے سامنے موجود ہے کہ سیاست کرتے کرتے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیّت کی اہمیت

”بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اِس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ۔“

انہوں نے یکدم پہلو بدلا اور کہا میں تو اب چرخہ ہی کاتوں گا۔ سیاست سے میں نے کنارہ کشی کرلی ہے۔ اور چاہے وہ سنجیدگی کے ساتھ کہتے ہیں یا بناوٹ کے ساتھ وہ فخر کے ساتھ کہا کرتے ہیں کہ میں تو کانگریس کا چار آنے کا ممبر بھی نہیں ہوں۔ اسی قسم کی اور بھی ہزاروں مثالیں دنیا میں پائی جاتی ہیں کہ لوگوں نے ایک کام کرتے کرتے دوسرا اختیار کرلیا اور اس کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ ان کو وہ مقصد اس ہستی کی طرف سے نہیں دیا گیا ہوتا جس کے متعلق غلطی کا امکان نہیں صرف ان کی اپنی عقل نے ان کو پہلے ادھر لگایا اور پھر ادھر لگا دیا۔

مسز اینی بسنٹ

ایک بڑی لیڈر عورت تھی اور وہ یہ دعوے کرتی تھی کہ مجھے الہام ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا وجود نہ مانتی تھی بلکہ کہتی تھی کہ انسانوں سے اوپر ایک بالا ہستی ہے جو ایک قسم کا مرکزی نقطہ ہے وہ ارواح کو باتیں بتاتی ہے اور ارواح آگے انسانوں تک ان باتوں کو پہنچاتی ہیں مسز اینی بسنٹ نے مدراس کے دو لڑکوں میں سے ایک کے متعلق کہا کہ اس پر خدا کا کلام نازل ہوگا اور یہ دنیا کی اصلاح کرے گا۔ اور مسیح سے بھی بڑا ہوگا۔ اور کہا میری شان یہ ہے کہ میں صرف اس اوتار کو تیار کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہوں چنانچہ اس نے کچھ روپیہ ان دونوں لڑکوں کے والدین کو دے کر وہ لڑکے لے لئے اور ان کو اپنی نگرانی میں اعلیٰ تعلیم دینی شروع کی۔ اور ان کی ہر وقت کی نگرانی کے لئے اس نے

مسمریزم کے ماہرین

مقرر کئے اور ان کی اتنی نگرانی کی جاتی کہ جب وہ لڑکے قضائے حاجت کے لئے جاتے تو مسمریزم کے ماہرین باہر کھڑے رہتے اور ان پر توجہ ڈالتے تاکہ ان کے اندر برے خیالات نہ آنے پائیں جب میں ولایت سے واپس آرہا تھا تو اسی جہاز میں وہ دونو لڑکے بھی تھے ہم نے دیکھا کہ وہ لڑکے جدھر جاتے ان کی سخت نگرانی کی جاتی ان میں سے جو بڑا لڑکا تھا وہ چھپ چھپا کر بعض دفعہ ادھر ادھر نکل جایا کرتا تھا اس سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ تمہارا ان باتوں کے متعلق کیا خیال ہے اس نے کہا

یہ سب باتیں بالکل لغو ہیں

میں ان کو نہیں مانتا مگر چھوٹا لڑکا جس کے متعلق مسز اینی بسنٹ نے کہا تھا کہ یہ بڑا ہو کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔ اور فلاں سنہ میں اپنا دعوے پیش کرے گا۔ وہ اپنے آپ کو بالکل الگ تھلگ رکھتا تھا اور ایسی شکل بنائے رکھتا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں ہو اور کسی بڑی مہم کے متعلق غور و فکر کر رہا ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ سنہ اور وہ تاریخ آگئی جو مسز اینی بسنٹ نے اس لڑکے کے دعوے کے لئے بیان کی تھی تو ان دنوں سارے ہندوستان میں اس کے دعوے کے متعلق بڑا شور مچا اور جلسے منعقد کئے گئے۔ ایک جلسہ لاہور میں بھی ہوا تھا لیکن اس جلسہ میں اس لڑکے نے جو تقریر کی اس کو سن کر دنیا حیران رہ گئی اس نے اپنی تقریر میں کہا خدا کا وجود صرف ایک ڈھکوسلہ ہے نہ الہام ہوتا ہے نہ کچھ اور۔ غرض جو مقصد اس کا مسز اینی بسنٹ نے بتایا تھا وہ سب غلط ہو گیا اور وہ خدا تعالےٰ کے وجود کا ہی منکر ہو گیا چہ جائیکہ وہ

دنیا کی اصلاح کا کام

کرتا اور حضرت مسیحؑ سے بھی بڑا اوتار ہوتا یہ اس لئے ہوا کہ یہ مقصد ایک انسان کا تھا خدا کا نہ تھا۔ مسز اینی بسنٹ نے اسکو کافی روپیہ دیکر خریدا اس کو اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم دلائی اس کی دن رات نگرانی کی اس کیلئے چیدہ چیدہ معلمین مقرر کئے بڑے بڑے ماہرین مسمریزم اس کے لئے بہت بڑی تنخواہوں پر رکھے اس کی ہر حرکت اور اسکے ہر سکون کی نگرانی کی گئی حتی کہ پاخانہ کے وقت بھی مسمریزم کے ماہرین اس پر توجہ ڈالتے رہتے تاکہ اسکے اندر بد خیالات نہ آنے پائیں۔ غرض اس کی تعلیم اس کی نگہداشت اور اس کے لئے

ہر قسم کے اعلےٰ سامان

مہیا کئے گئے صرف اس لئے کہ یہ لڑکا جب بڑا ہوگا تو دنیا میں ایک نیا مشن قائم کرے گا اور دنیا کی اصلاح کرے گا۔ اور یہ مسیحؑ سے بھی بڑھ کر ہوگا۔ کوئی دقیقہ اس کے لئے علمی ماحول پیدا کرنے کا اٹھا نہ رکھا گیا کوئی کسر اسکی تعلیم میں باقی نہ رہی کوئی کمی اسکی نگرانی میں نہ کی گئی۔ لیکن وہ لڑکا جب بڑا ہوتا ہے تو کہتا ہے خدا تو ہے ہی نہیں۔ دنیا کی اصلاح کرنا تو درکنار۔ مسیحؑ سے بڑا ہونا تو ایک طرف وہ سرے سے خدا ہی کا انکار کر دیتا ہے اور مسز اینی بسنٹ نے اس کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ سو فیصدی اسکے الٹ نکلتا ہے

درخواست دعا

مولوی فضل الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلیانوالہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے نیز انکا پوتا نصیر احمد بہت زیادہ بیمار ہے۔ انکا نواسہ محمد احمد بھی بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب اور آپ کے ہر دو عزیزان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد فضل داد تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کا

نہایت کامیاب ریفریشر کورس

ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کے عہدہ داران کا سہ روزہ ریفریشر کورس مورخہ ۲۴ کو بعد دوپہر نہایت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس کورس میں جو مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر کو منعقد ہوا۔ تمام عہدہ داران کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا اور پھر ان کے مطابق اشاعت اسلام کا فریضہ سر انجام دینے اور دینی زندگی کو اسلام کا حقیقی نمونہ بنانے اور بنی نوع کی خدمت اور ان سے ہمدردی کرنے کی تلقین کی گئی۔ اس کورس میں ضلع بھر کی جماعتوں کے تقریباً ڈیڑھ صد عہدہ داران شامل ہوئے۔ مرکز سلسلہ سے مندرجہ ذیل بزرگان و علماء کرام نے تشریف لاکر عہدہ داران کو علاوہ ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے تربیتی لیکچرز بھی دیئے۔

۱- صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔	۶- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی
۲- صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔	۷- مولوی ظہور حسین صاحب۔ سابق مبلغ بخارا
۳- مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر	۸- شیخ عبد القادر صاحب مربی لاہور
۴- مولوی احمد خانصاحب نسیم انچارج مقامی تبلیغ۔	۹- مکرم عبد الحق صاحب رامہ۔ ناظر بیت المال
۵- مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔	

ان کے علاوہ بعض نظارتوں کے نمائندگان بھی تشریف لائے جنہوں نے اپنی اپنی نظارتوں کے طریقہ کار کے متعلق عہدہ داران کو آگاہ کیا۔ اور عہدہ داران کے مختلف سوالات کے جوابات دیکر تمام احباب کو نظام سلسلہ سے واقفیت بہم پہنچائی۔ بزرگان و علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقریروں نے عہدہ داران کے اندر اشاعت دین کے لئے کام کا ایک نیا جذبہ۔ ایمان اور اخلاص پیدا کیا۔

ان ایام میں درس قرآن پاک۔ درس حدیث و درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی سلسلہ جاری رہا۔ رات کو اکثر احباب نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ اور اس طرح ایک عجیب روحانی فضاء پیدا ہو گئی تھی۔ غرض یہ کورس ہر لحاظ سے نہایت ہی مفید اور کامیاب رہا۔

لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔ مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا بھی مقامی جماعت نے انتظام کیا۔ لیکچرز سننے کیلئے عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ مستورات بھی مستفیض ہوتی رہیں۔

مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے دینی افتتاحی تقریر اور دعا کے بعد اس کورس کا آغاز کیا اور آخر میں احباب سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس اجتماع کی غرض و غایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اس کا اختتام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عہدہ داران کو ان کے فرائض کے سمجھنے اور پھر ان کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس اجتماع کو جماعتوں کے لئے بابرکت اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاکسار قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ ضلع شیخوپورہ

شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر) میں پروگرام کا ایک حصہ شوریٰ کے لئے مخصوص ہے جس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ اراکین کی تعداد کے لحاظ سے بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور عہدہ داران مجالس بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ نمائندگان کے اسماء سے جلد مطلع فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب!

(از مکرم خان عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

میری اہلیہ کی وفات پر رشتہ داران و احباب کرام کے متعدد تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا اس غمزدہ حالت میں فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ الفضل احباب کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ احباب دعا کریں کہ مرحومہ پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رحم فرمائے اور جنت الفردوس میں داخل کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(عبد المجید خاں ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

چندہ دینا عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

"اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ مجھے خبر دی اور فرمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے"

(مسیح موعودؑ الوصیت ص۵)

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے بھیجنے کی ایک غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جس عذاب کے مستحق ہو چکے تھے۔ نبی پر ایمان لاکر اور بدیوں کی طرف سے نیکیوں کی طرف اپنا رُخ موڑ کر اس عذاب سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ حج کے پہلے رکوع میں فرماتا ہے:۔

یا ایہا الناس اتقوا ربکم۔ ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم۔ یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکٰری وما ہم بسکٰری ولکن عذاب اللہ شدید۔ ترجمہ:۔ اے لوگو! تم اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ موعود گھڑی والا فیصلہ کن زلزلہ بہت بڑی چیز ہے (اس کے آنے سے پہلے اس کی عظمت اور اس کی اذیت اور اس کی تباہ کاریاں کسی کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں۔ لیکن) جس دن تم اسے دیکھو گے۔ تو ہر دودھ پلانے والی (اپنی اس اولاد کو) جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ بھول جائے گی۔ اور ہر حمل والی اپنے حمل کو گرا دیگی۔ اور تو لوگوں کو دیکھے گا۔ کہ وہ بدمست ہیں۔ (حالانکہ) وہ بالکل بدمست نہیں ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی بہت سخت ہے۔ (جس کی وجہ سے لوگ پاگل ہو گئے ہیں۔)

۲:۔ یہ وہ عذاب ہے۔ جس سے دنیا کو بچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس قسم کا عذاب بھیجنے سے پہلے اگر اللہ تعالیٰ کوئی ہشیار کرنے والے کو نہ بھیجا کرے۔ تو اس کے بندوں کو یہ شکوہ ہو سکتا تھا۔ کہ ذلیل و خوار ہونے سے پہلے ہمیں متنبہ نہ کیا گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ کے آخری رکوع میں فرمایا ہے:۔ ولو انا اہلکنٰہم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیٰتک من قبل ان نذل ونخزٰی۔ ترجمہ:۔ اور اگر ہم اس (رسول کو بھیجنے) سے پہلے انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب (یعنی اگرچہ ہم اپنے عمل سے یا کبھی زبان سے بھی تیری ربوبیت کا اقرار نہیں کرتے تھے۔ پھر بھی تو تو ہمارا رب ہی ہے اسلئے اے ہمارے رب) تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا تاکہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہی تیرے احکام کی پیروی کرتے (اور اس طرح اس تباہ کن عذاب سے بچ جاتے)

۳:۔ اے عزیزو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی یہی غرض ہے۔ کہ آج کی دنیا کو اس خوفناک تباہی سے بچایا جائے۔ جس کی طرف وہ بھاگی جا رہی ہے بے شک ابھی وہ عذاب ہماری جسمانی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ لیکن ہر ہوشمند اپنے دل کی آنکھوں سے اس عذاب کو یوں دیکھ رہا ہے گویا کہ آ چکا ہے۔ آج دنیا کے بڑے بڑے دانشمند اور فلاسفر اس عذاب کے خیال سے لرز رہے ہیں۔ کیا اس وقت آپ کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مسیح کو پہنچاننے کی سعادت بخشی یہ فرض نہیں ہے؟ کہ اپنے آپ کو اپنی نسلوں کو اور جہاں تک ہو سکے دوسری دنیا کو اس بربادی اور تباہی سے بچانے کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔ اور اس نسخہ کو جسے ایک مرد فارسی آپ کی خاطر آسمان سے اتار کر لایا ہے۔ درست اور مکمل طور پر استعمال کریں۔ نسخہ تو پہلے بھی موجود تھا۔ لیکن ہماری ہی غفلت اور لاپرواہی سے وہ کتاب جس میں یہ نسخہ درج تھا۔ آسمان پر اُٹھ گئی تھی اب پھر آپ کی خاطر ہماری خاطر ان سب کے عمل کرنے کی خاطر جو احمدی کہلاتے ہیں۔ یہ کتاب جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری تھی۔ دوبارہ آنحضرت کے ایک غلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتاری گئی محض اور محض آپ کی خاطر وہ کتاب آسمان والے نے پھر دنیا پر بھیجی۔ جس میں وہ نسخہ درج ہے جس کے ذریعہ سروں پر منڈلاتا ہوا عذاب ٹلایا جا سکتا ہے

۴:۔ وہ نسخہ کیا ہے؟ فرمایا:۔ یا ایہا الذین اٰمنوا ہل ادلکم علٰی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنّٰت تجری من تحتہا الانہار ومسٰکن طیبۃ فی جنّٰت عدن ذٰلک الفوز العظیم۔ واخرٰی تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین۔ (صف ع۲)

ترجمہ: اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم میں سمجھنے کی سکت باقی رہ گئی ہو تو سمجھ لو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا (وہ گناہ جن کی وجہ سے تم پر ایسا خوفناک عذاب آنے والا تھا۔ جس کے تخیل سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف) وہ تمہیں تو ایسے باغوں میں جگہ دے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور ایسے پاکیزہ مکانوں میں (بسائے گا۔ جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں (بنے ہوئے) ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ اور تم ایک اور چیز کے بھی آرزومند ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی تائید اور جلد حاصل ہونے والی فتح۔ تو مومنوں کو خوشخبری دیدو (کہ ان کی تمام جائز خواہشات پوری کی جائیں گی۔)

۵:۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد ہر شخص بشرطیکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پر ایمان لانے کی جرأت اور اس کی پیروی میں اپنے مال و جان خرچ کرنے کی ہمت ہو۔ ہر قسم کے فکر اور غم سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور اس قیامت خیز زلزلہ سے بچ سکتا ہے جس کی ایک جھلک دیکھ کر مائیں اپنے شیر خوار بچوں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوں گی۔ اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے۔ اور لوگ پاگل دکھائی دیں گے۔ حالانکہ وہ پاگل نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا۔ کہ وہ ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے [illegible]

اس عذاب سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اپنی جانیں بے دریغ خرچ کی جائیں اس طرح صرف عذاب سے ہی رہائی حاصل نہ ہوگی۔ بلکہ آئندہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی پاکیزہ، پُرامن اور کامیاب زندگیاں بسر کرنے کے راستے کھل جائیں گے۔

۶:۔ پس اے خوش نصیب جو انمردو! جنہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ بُرے اور بھلے کی تمیز بخشی ہے۔ دل و دماغ کو روشنی عطا ہے۔ اب حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے مشن کی خدمت سے منہ موڑ کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا نہ چلاؤ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے سے آپ پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان سے کنارہ کشی کر کے آپ اپنی بیخ کنی نہ کرو اور بیعت کے اقرار میں جس امداد اور اعانت کے وعدے کئے تھے انہیں پس پشت ڈال کر خود اپنی بربادی کو دعوت مت دو۔ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔ (البقرہ ع ۲۴) (اور دل کھول کر) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور (اس خرچ سے ہاتھ روک کر) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اپنی ذات سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے۔

۷:۔ مثل الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتا من انفسہم کمثل جنۃ بربوۃ اصابہا وابل فاٰتت اکلہا ضعفین فان لم یصبہا وابل فطل واللہ بما تعملون بصیر۔ ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ من نخیل واعناب تجری من تحتہا الانہار لہ فیہا من کل الثمرٰت واصابہ الکبر ولہ ذریۃ ضعفاء فاصابہا اعصار فیہ نار فاحترقت کذٰلک یبین اللہ لکم الاٰیٰت لعلکم تتفکرون۔ (البقرۃ ع ۳۶)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس باغ کی [illegible]

(باقی ص۷ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی کے زیرِ اہتمام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر فاضلانہ تقریر

ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالنصر غربی کے زیرِ اہتمام مؤرخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۱ء کو بعد نماز مغرب محلہ کی مسجد میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں مقررین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ اور سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر احباب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں دین کی بے لوث خدمت کرنے اور اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ عزیز صالح محمد خان ابن مکرم فتح محمد خان صاحب نے کی بعد ازاں عزیز احمد صاحب بھاگلپوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی پر پنجابی زبان میں تقریر کی اور حضورؐ کی اتباع میں صحابہ کرام نے قربانی کا جو اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا۔ اس پر [illegible] اشعار میں روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مبلغ مسقط مکرم مولوی روشن الدین صاحب نے متعدد آیات اور واقعات بیان کر کے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضورؐ کے صحابہؓ نے دین کی خاطر جو عظیم الشان قربانیاں کیں وہ بالآخر کس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیر معمولی تائید و نصرت کے نزول کا موجب بنیں۔ ازاں بعد مکرم بشارت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے ایک خاص پہلو کو احباب کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضورؐ نے [illegible] خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں اپنی جان تک خطرہ میں ڈال دی اور [illegible] جبلیں کہ جنہیں پڑھ کر مخالفین اسلام بھی حیرت [illegible] ہیں۔ لیکن جب ان مشکلات و مصائب اور مسلسل قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمایا تو حضور نے نہ تو کفار سے کوئی انتقام لیا

اور دنیا کی ہستی ذات کے لئے کوئی آسائش قبول کرنی گوارا فرمائی حضور نے کمال درجہ محنت و جانفشانی سے اپنا فرض تو ادا فرما دیا۔ لیکن حکومت ملنے پر بھی کسی معاملے میں اپنا کوئی حق نہیں جتایا۔ حضورؐ دنیوی اموال اور آسائشوں سے اسی طرح بے تعلق رہے جس طرح کہ پہلے تھے۔ حضورؐ کے اس اسوہ حسنہ میں ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور وہ یہ کہ ہم بھی دین کی بے لوث خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور اس کے بدلے میں بجز رضائے الٰہی کے اور کسی وجاہت کے طالب نہ ہوں۔ آپ کے بعد مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب آف بھامڑی صدر محلہ نے اپنی پر مغز تقریر میں واضح کیا کہ گو صورتیں تو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی مختلف بنائی ہیں۔ لیکن سیرۃ ایک ایسی چیز ہے کہ وہ ایک جیسے نیک اعمال بجا لانے اور اعلیٰ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کے نتیجے میں مختلف انسانوں کی حسب مراتب باہم مشابہ اور مماثل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم میرے اس رسول کی پیروی کرو گے تو تم بھی میرے محبوب بن جاؤ گے۔ آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور پیروی کی برکت سے کس طرح اس زمانے میں آنحضورؐ کی سیرۃ کا عملی نمونہ دنیا میں پیش کیا۔ آپ نے کہا ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھانے کے سلسلہ میں ہم پر جو فرض عاید ہوتا ہے اسے پورا کریں۔

آپ کے بعد مکرم میاں محمد عارف صاحب نے اپنی ایک دینی نظم سنائی۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو بڑے دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ محبت رسول کا تقاضہ کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے احباب کو ان کے دینی فرائض کی طرف بہت احسن پیرائے میں توجہ دلائی۔ آپ کی یہ برجستہ تقریر بہت خاص توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔

بعدہٗ مکرم محمد اقبال صاحب بسمل زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالنصر غربی نے حاضرین اور فاضل مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد دعا ہوئی جو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے کرائی یہ بابرکت جلسہ دس بجے شب کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

اشاعت کیلئے مالی امداد کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے جو بڑی بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا حامی و ناصر ہو۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ بندوں کو ثواب کا مستحق بنا دے اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی اسی طرز پر جو منہاج نبوت کی طرز ہے ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں مگر میں پھر بھی کہوں گا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت کے لئے جمع کر لیں تو یہ تو ظاہر بات ہے کہ اس قدر نہیں کر سکتے۔ جس قدر پادریوں کے پاس ہے اور اگر اتنا بھی کر لیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اس کو ملتی ہے۔ جس سے خدا خوش ہو" (ملفوظات جلد اول ص۲۳۳)

دوست حضور کے اس ارشاد کو ذہن میں رکھ کر اشاعت اسلام کے لئے ہماری مالی امداد فرماویں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو!!

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

جو دوست ابھی تک چندہ تحریک جدید سال $\frac{27}{17}$ ادا نہیں کر سکے وہ جلد علی قدم [illegible] ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سچائی

صدر محترم انصار اللہ مرکزیہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ سچ بولو اور سیدھی بات کرو۔ جس میں کسی قسم کا کوئی پیچ اور کجی نہ ہو۔ تا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔ سچی شہادت وہ کہ اس کے بغیر دنیا میں نہ عدل و انصاف قائم ہو سکتا ہے۔ نہ تم قوامین اللہ ٹھہر سکتے ہو۔ وعدے کرو۔ سچے وعدے کرو۔ زبان اور جوارح میں تضاد نہ ہو۔ زبان نے جو کچھ کہا۔ جوارح نے کر دکھایا۔ معصیت و گناہ کے وعدے نہ کرو۔ بلکہ تخلقوا باخلاق اللہ کو یاد رکھتے ہوئے "وعداً حسناً" نیکی اور بھلائی کے وعدے کیا کرو۔ اور نیکی کے ان وعدوں کو پورا کرو۔ کہ وعدوں کا پورا نہ کرنا دل میں نفاق کا بیج بو دیتا ہے۔ اور منافق کا ٹھکانا جہنم کے بدترین گوشہ میں ہے" (انصار اللہ ستمبر ۶۰ء ص[illegible]) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ دینا عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے (بقیہ ص۵)

جس پر تیز بارش ہوتی ہو۔ اور اس کی وجہ سے اس نے دوگنا پھل دیا ہو۔ اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو تھوڑی سی بارش یا شبنم ہی اس کے لئے کافی ہو جاتی ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے خوب واقف ہے کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کریگا۔ کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اسے اس میں سے ہر قسم کے پھل ملتے رہتے ہوں خود بوڑھا ہو چکا ہو۔ اور اس کی اولاد بھی کمزور ہو تو کیا ایسا شخص اس بات کو پسند کریگا کہ اپنی کنجوسی اور اپنے باغ کے پیدا کرنے والے کی نافرمانی کیوجہ سے اس باغ پر ایک ایسا بگولا چلے جس میں اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ ہو اور وہ باغ جل جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے کام لو۔

۸۔ اے مومنو! اگر تم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اس شخص کے انجام کو پہنچو جس کا اوپر کی تمثیل میں بیان ہوا ہے۔ تو یاایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم و مما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باٰخذیہ الا ان تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید۔ (بقرہ ع۳۷)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! جو کچھ تم نے کمایا ہو اور جو چیزیں ہم نے تمہاری محنت کے بغیر زمین سے تمہارے لئے نکالتے ہیں۔ ان میں سے پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہا کرو۔ اور دیکھو ایسی ردی اور ناکارہ چیز دے کے اللہ کی راہ میں دینے کا [illegible] تم خیال بھی اپنے دل میں نہ لانا کہ اگر وہی چیزیں تمہیں دی جائیں تو تم انہیں آنکھیں نیچی کئے بغیر قبول نہ کرو (بقیہ [illegible])

ایثار خون کی تحریک

(افضل حسین صاحب ولاور کنوینر ادارۂ ایثار خون، ۔۔۔۔)

انسانی زندگی کو موت سے بچانا تاریخ انسانی کے ہر دور میں ایک قابل قدر فریضہ سمجھا گیا ہے اور جو لوگ اس فریضۂ انسانیت کی بجا آوری سے سرخرو ہوئے وہ ہمیشہ نوع انسانی کے نزدیک تحسین و تبریک کے مستحق قرار پائے۔

گذشتہ صدی کے آخر تک جبکہ حکمائے طب کے تجربے موجودہ ارتقائی مراحل تک نہیں پہنچے تھے ہوتا یہ تھا کہ ایک جان کو دوسروں کے ہاتھوں سے بچانے کیلئے ایک فرد اپنی جان کی بازی لگا دیتا تھا۔ لیکن حکمائے مغرب نے ایک نیا اور عظیم انکشاف دنیا کے سامنے پیش کیا کہ فرد و تمند مریضوں کے لئے تھوڑے سے خون کا ایثار کر کے بھی انہیں موت سے بچایا جا سکتا ہے۔ ایک جسم سے دوسرے جسم میں خون منتقل کرنے کا یہ کامیاب تجربہ آج دنیا کے ہر حصے میں ہزاروں دم توڑتے انسانوں کو ان کی صحت اور زندگی واپس دلا رہا ہے۔

انتقال خون کے ارتقائی تجربوں کی داستان

اس مرحلہ پر انتقال خون کے سالہا سال کے مسلسل تجربوں کی مختصر تاریخ کو پیش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میدان میں سب سے پہلا تجربہ ۱۲ر اگست ۱۶۷۵ء کو ہوا۔ جب کہ فلورنس کے ڈاکٹر فرانسسکو فولی نے ایک زندہ جانور کے خون کو دوسرے جانور کے خون میں منتقل کیا۔ ڈاکٹر فولی اس فضا میں طائر پیش رو کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے بعد سر کرسٹافران رچرڈ ڈوے ایڈمنڈ اور تھامس کاکس نے جانوروں کے خون پر اپنے تجربے جاری رکھے۔

ماؤنٹ پیئر کے جان ڈینس نے ۱۶۶۷ء میں پہلی بار ایک بچھڑے کا خون ایک پندرہ سالہ جوان ۔۔۔۔۔۔۔ میں منتقل کیا۔ ڈاکٹر فولی اس فضا میں طائر پیش رو کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے بعد سر کرسٹافران رچرڈ ڈوے ایڈمنڈ اور تھامس کاکس نے جانوروں کے خون پر اپنے تجربے جاری رکھے

ماؤنٹ پیئر کے جان ڈینس نے ۱۶۶۷ء میں پہلی بار ایک بچھڑے کا خون ایک پندرہ سالہ جوان کے جسم میں منتقل کیا لیکن بدقسمتی سے یہ تجربے ناکام اور مایوس کن ثابت ہوئے اور علاوہ بریں مغرب کی اس دور کی قدامت پرستی اس شدت سے مخالفت پر اتر آئی کہ اس کے بعد کم و بیش دو صدیوں تک اس میدان میں جمود طاری رہا اور حکمائے مغرب کے ارتقائی تجربوں نے مایوسی اور شکست کے عالم میں دم توڑ دیا۔

بیسویں صدی کے آغاز میں مغرب قدامت پرستیوں کے بندھن توڑ کر علم و فکر کی بارگاہوں میں امامت کا منصب سنبھال چکا تھا۔ اس مرحلہ پر حکمائے مغرب بھی انگڑائی لے کر اٹھے اور انہوں نے از سر نو انتقال خون کے نئے تجربوں کا آغاز کر دیا۔ ۱۹۰۷ء میں مشہور امریکی سرجن کرائل نے ایک انسان کے خون کو دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کیا۔ ۱۹۱۱ء میں سکنڈے نیویا کے ڈاکٹر جینسکی مختلف انسانوں کی ترکیب خون کے اختلاف کو سامنے لائے اور ۱۹۱۲ء میں ڈاکٹر موس نے ان انکشافات کو مزید سائنٹیفک حیثیت دی اور اس عظیم ماہر کے نام پر یہ انکشافات "نظریۂ موس" سے موسوم ہو کر طب کی تاریخ میں لازوال شہرت حاصل کر گئے۔ اور ان کی بدولت انسانی زندگی کی خوش نصیبیوں میں قابل قدر اضافہ ہو گیا۔

انتقال خون کی عالمگیر نفع بخشیاں

پہلی عالمگیر جنگ انتقال خون کے ان زندگی بخش تجربوں کی آزمائش کے لئے اولین میدان ثابت ہوئی اور اس کی نفع بخشیاں اس قدر یاد آور ہوئیں کہ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں دنیا کے طول و عرض میں ہزاروں بلڈ بنک تیار ہو گئے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر ایثار خون کا ثبوت دیا اور انسانی خون کے یہ محفوظ ذخیرے ہزاروں زخمی اور دم توڑتے ہوئے سپاہیوں کو موت سے بچانے کے لئے آب حیات ثابت ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ انتقال خون کے سلسلے میں حکمائے مغرب کی مسلسل عرق ریزیاں انسانی زندگی کی خوش نصیبیوں میں معتد بہ اضافے کا سامان ثابت ہوئی ہیں اور ہزاروں ضرورتمند مریض دوسرے انسانوں کے تھوڑے سے خون کی بدولت موت کے فولادی شکنجوں سے نجات پانے لگے۔ زندگی اور موت کی اس کشمکش کے دور میں جہاں حیات انسانی کی نبضیں ڈوبنے لگتی ہیں اور کوئی دوائی کارگر نہیں ہوتی انسانی خون کے یہی چند قطرے جو دم توڑتے مریض کے خون میں داخل ہوتے ہیں اور رگ کی افسردگی میں زندگی اپنی مسکراہٹیں بکھیرتی دکھائی دیتی ہے پھر واپس لوٹ آتی ہے۔

مغرب کی زندہ اور باشعور قومیں آج طبی تجربات کے ان عظیم شاہکاروں سے پوری طرح فیض یاب ہیں۔ انہوں نے اپنے ہاں جگہ جگہ بے پایاں ایثار سے کام لیتے ہوئے بلڈ بنک کی صورت میں انسانی خون کے بے شمار ذخیرے محفوظ کر رکھے ہیں اور فوری و ہنگامی مرحلوں پر ان اقوام کے فرض شناس عوام ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اپنا خون پیش کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک زندگی کی یہ بہت بڑی خوش نصیبی اور سعادت قرار پاتی ہے کہ ضرورت مند مریض ان کے ایثار خون کے صدقے میں موت سے بچ جائیں۔ فقط انگلستان میں ایک سال کے اندر متوقع قریباً ڈیڑھ لاکھ انسان اپنا خون اس لئے دیتے ہیں تاکہ انسانی جانوں کو جو ہسپتالوں میں خون کی محتاج ہوتی ہیں خون دے کر بچایا جائے۔

لیکن ہماری کیفیت کیا ہے

پاکستان کی آزاد مملکت کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہم بھی آج آزاد قوموں کی فہرست میں شامل ہیں۔ لاریب کہ ہم نے اپنی آزادی کے ابتدائی اور نہایت قیمتی ایام سیاست کی بے مقصد ہنگامہ آرائیوں اور مضحکہ خیز نعرے بازیوں میں ضائع کر دیئے۔ لیکن اب خوش قسمتی سے وقت کے تقاضوں نے ہمیں زندگی کے تلخ لیکن ٹھوس حقائق کے سامنے بٹھانے کے لحاظ سے ہم دیگر اقوام سے افسوسناک حد تک پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہماری قوم کے بے شمار ضرورت مند مریض محض اس لئے موت کا شکار بن رہے ہیں کہ ان کو بچانے کے لئے ہم آج تک فریضۂ وقت کی پکار پر لبیک کہنے کے قابل نہ ہو سکے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ اگر قوم کی اس بے حسی اور جمود کو جلد از جلد ایثار خون کی حرکت اور روانی میں بدلا نہ گیا تو زندگی کے دیگر شعبوں میں ہماری بے حسی کا یہ افسوسناک پہلو بدنما داغ بنا رہے گا۔ یہ بات تکلیف دہ ہی نہیں بلکہ انتہائی طور پر افسوسناک ہے کہ ایک سال میں لاہور کے میو ہسپتال میں لوگ اس قدر متوقع خون بھی نہیں دیتے جو انتہائی ضرورت کے وقت پانچ سات مریضوں کو میسر آ سکے۔ خون حاصل کرنے کے لئے ضرورت مند مریض اکثر خدا کو پیارے ہو جاتے ہیں جن کو خون ملتا ہے وہ یوں خریدنا پڑتا ہے کہ بعض غریب نوجوان میو ہسپتال لاہور کے بڑے باغ میں سامنے جا کر روزانہ بیٹھ جاتے ہیں اور غرض مند لوگ ۳۰ روپے سے ۶۰ روپے فی بوتل تک حاصل کرتے ہیں اور پھر اس کاروبار میں منافع کے دلال بھی وہاں کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن کیا قومی اور انسانی بے بسی کی انتہا نہیں کہ ہمارے ملک کے مریض جن پر بعض اوقات کئی خاندانوں کا انحصار ہوتا ہے۔ خون نہ ملنے پر دم توڑ دیتے ہیں۔

ہماری پکار

"ادارہ ایثار خون پاکستان" کا قیام اسی قومی بے بسی کے خلاف غیرت و حمیت کی پکار ہے۔ یہ ادارہ اس زندہ تحریک کا نقیب بن کر میدان میں آیا ہے کہ ہمارا ملک دوسری قوموں سے پیچھے نہ رہنے پائے ہم ملک کے ہر حصے میں انتہائی معقول پیمانے پر خون کے ذخیرے محفوظ کرنے میں کوشاں ہیں تاکہ ہر مریض کی ضرورت کو بروقت اور آسانی سے پورا کیا جا سکے۔ اور ان کی جانوں کو موت سے بچانے کے وسائل موجود ہوں۔ ہم نے چوٹی کے رہنمائے قوم کو براہ راست دعوت دی ہے کہ سب سے پہلے وہ خود آگے بڑھیں اور اپنے قیمتی خون میں سے مناسب ایثار کر کے درخشندہ مثال قائم کریں۔ باشعور اور درد مند افراد کا فرض ہے کہ وہ قومی فریضہ کی اس پکار کی اہمیت کا احساس کریں اور ان ہزاروں مریضوں کو بچانے کے لئے جنہیں قدم قدم پر انسانی خون کی ضرورت پیش آتی ہے بڑھ چڑھ کر اپنے خون کی پیشکش کریں۔ آپ کے قیمتی خون کا یہ بیش بہا ایثار مملکت کی امانت ہوگا اور اسے حسب ضرورت اس اہم قومی مقصد کے لئے کام میں لایا جا سکے گا ہماری تاریخ ایثار و قربانی کی سنہری داستانوں سے مالامال ہے اور وقت آگیا ہے کہ قوم کا تازہ خون اپنے بے مثال ایثار سے ان داستانوں کو چار چاند لگا دے۔

یہاں میں اس بات کو بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ ہمارے ملک میں خون دینے سے اس لئے اعتراض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے خون دے دیا تو ان کی اپنی صحت خراب ہو جائے گی۔ یہ بات ان اشخاص کے متعلق تو درست ہو سکتی ہے جن کے جسم میں خون کم ہو یا بیمار ہوں۔ لیکن ایسے اشخاص کا خون تو مریضوں کے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ البتہ صحت مند انسان جن میں خون کافی ہو اگر وہ خون دیں تو نہیں نقصان کی بجائے اس سے فائدہ ہوتا ہے کہ ان کی مشینری دیئے گئے خون کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پھر حرکت میں آجاتی ہے اور چند یوم میں خون کی کمی پوری ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ صحت مند ہو جاتے ہیں۔

میں پاکستان کے عوام اور امراء سے بالعموم اور بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ سرکار کے ملازمین پولیس اور بنیادی جمہوریتوں کے اراکین کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا خون دے کر ملک کی عزیز ترین اور قیمتی جانوں کو بچانے کا انتظام کریں۔ یہ لوگ بعض اوقات کافی عیالدار ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے بچے یتیمی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس سے قومی تعمیر بھی ہوگی اور خدا آپ کو اس کا اجر بھی دے گا آپ ایثار خون کی تحریک میں شامل ہوں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

مسٹر خورشید آزاد کشمیر کے صدارتی انتخاب میں کامیاب ہو گئے

نتائج کا اعلان بارہ اکتوبر کو ہو گا

راولپنڈی ۹ر اکتوبر باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق مسٹر کے۔ ایچ خورشید نے ۲۵ ووٹوں کی اکثریت سے آزاد کشمیر کا صدارتی انتخاب جیت لیا۔ آپ نے ۹۴۸ ووٹ حاصل کئے جبکہ سردار عبدالقیوم کو ۹۲۶ ووٹ ملے۔ دو امیدواروں نے ایک سو سے بھی کم ووٹ حاصل کئے۔ خیال ہے کہ ان کی ضمانتیں ضبط کر لی جائیں گی۔ ووٹروں کی کل تعداد ۲۳۷۲ تھی۔

آزاد کشمیر کے صدارتی انتخاب میں صدر خورشید، سابق صدر سردار عبدالقیوم، پیر علی جان شاہ۔ خواجہ غلام نبی گل کار، مسٹر محمد داؤد اور چوہدری سلطان علی نے حصہ لیا اصل مقابلہ مسٹر خورشید اور سردار قیوم کے درمیان رہا۔ پولنگ آزاد کشمیر مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے بتیس پولنگ سٹیشنوں میں شروع ہوا۔ پولنگ نہایت پر امن اور باقاعدہ رہا۔ اور کسی مقام سے بھی کسی جھگڑے یا فساد کی خبر نہیں آئی کئی مقامات پر سو فیصدی ووٹ ڈالے گئے سرکاری طور پر انتخاب کے نتیجہ کا اعلان بارہ اکتوبر کو کیا جائے گا۔ آخری غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق امیدواروں نے جو ووٹ حاصل کئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

صدر خورشید ——— ۹۴۹
سردار قیوم ——— ۹۲۴
پیر علی جان ——— ۲۵۰
چوہدری سلطان علی ——— ۱۴۳
خواجہ غلام نبی گل کار ——— ۲۹
مسٹر محمد داؤد ——— ۷

"میری کامیابی آزادئ رائے عامہ، سچائی اور جمہوریت کی فتح ہے۔" (خورشید)

راولپنڈی ۸ر اکتوبر، حکومت آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے۔ ایچ خورشید نے کہا ہے کہ پورا آزاد کشمیر اب تحریک آزادی کشمیر کی نئی اور فیصلہ کن مہم کا آغاز کر رہا ہے۔ آزاد کشمیر کے منتخب صدر نے مظفر آباد پہنچنے کے بعد کہا کہ انتخابات میں میری کامیابی آزادئ رائے عامہ۔ سچائی اور جمہوریت کی جیت ہے۔ ہم نے تحریک آزادی کا ایک اور صفحہ الٹ دیا ہے۔ اور اب ہم آزادی کشمیر کی نئی مہم اور فیصلہ کن تحریک شروع کر رہے ہیں۔

غیر ملکی یونیورسٹیوں سے پاکستانی یونیورسٹیوں کے رابطہ کی ضرورت

کراچی اور پنجاب یونیورسٹی کی لیبارٹریاں دیکھ کر مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے (ڈاکٹر سلام)

لاہور ۹ر اکتوبر صدر ایوب کے سائنسی مشیر اعلیٰ ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستانی یونیورسٹیوں کو غیر ملکی یونیورسٹیوں سے رابطہ پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ پاکستان میں سائنسی تعلیم کا معیار بلند کیا جا سکے۔ کراچی روانگی سے پیشتر ہوائی اڈے پر ایک انٹرویو میں آپ نے کراچی اور پنجاب یونیورسٹیوں میں موجودہ لیبارٹریوں کے معیار پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔

آپ نے کہا ان لیبارٹریوں کو دیکھنے سے پیشتر ہی میں جانتا تھا کہ ان کی حالت خراب ہے لیکن حالت اتنی خراب ہونے کا میرے ذہن میں تصور نہیں تھا۔ جتنی کہ میں نے دیکھی آپ نے کہا کہ ہماری یونیورسٹیوں میں لیبارٹریوں کا معیار امریکہ کی یونیورسٹیوں میں چھٹے درجوں کی لیبارٹریوں کے معیار کے برابر ہے۔ ڈاکٹر سلام نے کہا کہ کراچی اور پنجاب یونیورسٹیوں کی لیبارٹریوں کو دیکھ کر مجھے سخت مایوسی ہوئی آپ نے کہا ان لیبارٹریوں میں ضروری سامان کی شدید کمی ہے۔

آپ نے کہا یونیورسٹیوں کو مزید سہولتیں مہیا کر کے تعلیم کا معیار بڑھانا چاہیے۔

آپ نے تجویز پیش کی کہ یونیورسٹیوں کی مالی امداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ لیبارٹریوں کے لئے ضروری سامان حاصل کر سکیں۔ ڈاکٹر سلام نے کہا یونیورسٹیوں کو مستحکم بنانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کا غیر ملکی یونیورسٹیوں سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ جیسا کہ لائلپور کی زرعی یونیورسٹی کی صورت میں کیا گیا ہے۔ واشنگٹن کی سٹیٹ یونیورسٹی پھر لائلپور کی زرعی یونیورسٹی میں تعلیم دینے کے لئے عنقریب دس پروفیسر بھیجے گی۔

روس نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا

لندن ۹ر اکتوبر۔ خبر رساں ایجنسی نے دمشق ریڈیو کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ روس اور بلغاریہ کی حکومتوں نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایجنسی فرانس نے اطلاع دی ہے کہ دمشق میں روس کے سفارتی نمائندہ نے آج نئے شامی وزیر اعظم مسٹر کزبری سے ملاقات کی اور انہیں وزیر اعظم خروشیف کا پیغام دیا جن کی تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔

ولادت

مورخہ ۲۹/۹/۶۱ کو عزیزم مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے نومولود محترم قاضی محمد رشید صاحب (سابق وکیل المال تحریک جدید) کا پوتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منور احمد نام تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین اور صاحب اقبال بنائے آمین۔

(ابو المنیر نور الحق ربوہ)

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ اخبار میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب کرام دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت۔ منی آرڈر بھیجتے وقت یا قیمت اخبار بذریعہ دفتر خزانہ ارسال کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ایسے منی آرڈر اور قیمت اخبار بذریعہ خزانہ موصول ہوتی ہے جن کے ساتھ چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے بعض ضروری امور رہ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات خریدار ہم نام ہونے کی وجہ سے رقم دوسرے خریدار کے حساب میں درج ہو جاتی ہے۔

احباب کرام سے گزارش ہے کہ اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر نہ ہو۔

احباب اپنے مقامی سیکرٹری مال صاحب سے یا دفتر خزانہ سے رسید وصول کرتے وقت رسید پر چٹ نمبر ضرور لکھوا لیا کریں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مینجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴